سُوۡرَةُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 8: An-Nisa (Ayaat 71-85): Day 25

سبق کا خلاصہ: بہت اہم سبق ہے۔ پچھلے سبق میں اطیع اللہ اور اطیع الرسول ﷺ کی بات ہوئی تھی۔ آج یہاں اسکے عملی تقاضوں کی بات ہو گی۔ کسی انسان کے نفاق کا کیسے پتا چلتا ہے۔

فتح اور کامیابی ملے تو روّیہ کیسا ہونا چاہئیے۔ سورۃ البقرہ میں ہم نے سیکھا تھا کہ ناکامی ملے تو کیسے برداشت کرنا ہے۔ جہاد کی آیات پر بات ہو گی۔ تربیت پر بات ہو گی۔ جب کسی جگہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو تو دوسرے ملکوں یا علاقوں کے مسلمان کیا کر سکتے ہیں؟ اللہ کے دین پر کیسے کام کر سکتے ہیں۔ افواہ سازی یعنی سُنی سُنائی باتوں کا معاشرے پر اثر۔ قرآن پر تدبّر۔

ایک جیسے موضوع والی آیات کو ہم اکٹھے کرینگے۔

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ فَانْفِرُوۡا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوۡا جَمِيۡعًا ﴿۷۱﴾

اے ایمان والو اپنی تو احتیاط رکھو پھر متفرق طور پر یا مجتمع طور پر نِکلو۔ (۷۱)

اسلام مسلمان کو بدھو اور بیوقوف نہیں دیکھنا چاہتا۔ مسلمان کو ہوشیار، ذہین اور عقلمند ہونا چاہئیے۔ یہ نہیں کہ دوسرے تو ہتھیار بنائیں اور ہم بیٹھ کر کہیں کہ اللہ سب کر دے گا۔ ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ باقی لوگ جیسی تیاری کرتے ہیں ہمیں اُن سے بھی ایک قدم آگے ہونا چاہئیے۔ مسلمان کو باقی اقوام کو آگے لے کر چلنا چاہئیے۔ اپنے بچاؤ کا سامان کرو۔ اور جہاد کے لئے نکلو۔ اکیلے یا چھوٹے گروپ میں یا بڑے گروپ میں۔ جیسے بھی امیر یا لیڈر کا حکم ہو۔

سورۃ نساء غزوۂ اُحد اور غزوۂ احزاب کے درمیانی وقت میں نازل ہوئی۔

بدر کے بعد مسلمانوں کی ساکھ بہتر ہوئی تھی تو اُحد کے بعد کچھ حالات خراب بھی ہوئے تھے۔ فتح اور شکست کا عام نظریہ یہی ہے کہ فتح کے وقت دوسرے لوگ ساتھ آ ملتے ہیں۔ جونہی شکست ہوتی ہے تو کچّے ایمان والے لوگ دور ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

کسی بھی سوسائٹی کی کریم علم والے لوگ ہوتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ کے پاس کچھ لوگ آئے کہ ہمارے قبیلے والے مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپؐ ہمارے ساتھ کچھ علم والے لوگ بھیج دیں جو ہمیں دین اسلام سکھائیں۔ اللہ کے نبیؐ نے ستّر صحابہ کرامؓ اُن کے ساتھ بھیج دیئے۔ یہ بہترین علم اور عمل والے لوگ تھے۔ اُس قبیلے والے لوگوں نے دھوکہ دیا اور اُن ستّر بہترین اصحابؓ کو قتل کر دیا۔ اللہ کے نبیؐ کئی دن بہت پریشان رہے۔ اور اُن کے لئے قنوتِ نازلہ میں بدُعا بھی کرتے رہے۔ مسلمانوں کو ہر طرف سے خطرہ تھا۔ مسلمان ہتھیار باندھ کر سوتے تھے۔

حِذۡرَكُمۡ : دو طرح کے ہتھیار، شیلڈ پہن لو، اپنی حفاظت کرو۔ دوسرا ہتھیار حاصل کرو دشمن کو قتل کرنے کے لئے۔

فَانۡفِرُوۡا : جہاد کے لئے کال آ گئی۔ کہ تیاری کرو۔ جہاد کے لئے نکلو۔

ثُبَاتٍ : چھوٹا گروہ۔ ٹولی۔ انۡفِرُوۡا جَمِيۡعًا: بڑا گروہ۔ پوری فوج۔ سب اکٹھے۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ﴿۷۲﴾ اور تمھارے مجمع میں بعض شخص ایسا ہے جو ہٹتا ہے پھر اگر تم کوئی حادثہ پہنچ گیا تو کہتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ (لڑائی میں) حاضر نہیں ہوا۔ (۷۲)

لَّيُبَطِّئَنَّ : ب ط ن: سُستی۔ کاہل۔ دین کے کاموں میں سُست رہتے ہیں۔

دشمن کی طرف سے مصیبتیں۔ منافق شخص دشمن کے مسائل اور ملک کے اندر مشکلات دیکھ کر کہتا ہے شکر ہے میری جان چھوٹ گئی۔ مومن کو فکر پڑ جاتی ہے کہ اللہ مجھ سے دین کا کام نہیں لے رہا۔ میرا نیکی کا موقع ضائع ہو گیا۔ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے منافق کا پتا نہیں چلتا۔ صرف دین کے لئے کام کرنے سے پتا چلتا ہے کہ انسان اندر سے کتنا مخلص ہے۔ عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھی اُحد میں ساتھ چھوڑ کر گئے تو اُنکی منافقت کا پتا چلا۔

آج کے دور میں بہترین جہاد علم حاصل کرنا اور علم پھیلانا ہے۔ اپنا جائزہ لیں کیا میں یہ جہاد کر رہی ہوں؟ دین کا کام مل کر کریں۔ ایکدوسرے کو حوصلہ دیں۔

منافق دین کے کام سے رُکنے کو اللہ کا فضل سمجھتا ہے۔

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو جاتا ہے اور ایسے طور پر کہ گویا تم میں اور اس میں کچھ تعلق ہی نہیں کہتا ہے کہ ہائے کیا خوب ہوتا ہے کہ میں بھی ان لوگوں کا شریک حال ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی ہوتی۔ (۷۳)

فَضۡلٌ: کوئی جیت ملتی ہے۔ کامیابی، خوشی۔ مالِ غنیمت

"ایسے طور پر کہ گویا تم میں اور اس میں کچھ تعلق ہی نہیں کہتا ہے" پھر منافق شخص حسرت سے یہ کہے گا کہ یاد ہے میں تمہارا کتنا مخلص ہوں۔ اس دفعہ نہیں کر سکا۔ اصل تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔

منافق کے دل میں اسلام کا دَرد نہیں ہے جب نقصان ہو تو وہ یہی کہتا ہے کہ شکر ہے میں ساتھ نہیں گیا۔ فضل ہوُا، تو افسوس اور حسرت کرنے لگتا ہے کہ کاش ساتھ چلا جاتا تو فلاں فائدہ ہو جاتا۔

نفاق: سنگ دل اور بے درد ہونا۔ انسان جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے سب مرتے رہیں۔ لیکن اس کو اپنی پڑی رہتی ہے۔

گھر کے کام ہم شوق سے کرتے ہیں۔ یہ بھی عبادت ہے۔ کیا ہم دین کا کام اسی شوق سے کرتے ہیں؟

یہودی نے کہا کہ ہم مسلمانوں جیسی عبادت تو نہیں کرتے مگر دین کے کام پر خرچ کرتے ہیں اس لئے ہم کامیاب ہیں۔ اگر ہم مسلمان دین کی خدمت کریں تو دین کے کام کرنا بہترین عبادت ہے۔

مٹھی بھر یہودیوں نے دُنیا پر کنٹرول کیا ہوُا ہے۔

اللہ کی خاطر، اللہ کے دین کی خاطر متحد ہو کر کام کریں۔ دین کا کام اکیلے انسان سے نہیں ہو سکتا۔ مل جُل کر کرینگے تو کامیاب ہونگے۔ منافق دوسرے کے ماتحت کام نہیں کرنا چاہتا۔ وہ اپنا نام بنانا چاہتا ہے۔ اللہ کی خاطر کام کرنے والے کو نمود و نمائش سے دلچسپی نہیں ہوتی۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ تو جو لوگ آخرت (کو خریدتے اور اس) کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ خدا کی راہ میں جنگ کریں اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے اور شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے (۷۴)

جو آخرت کا فائدہ چاہتا ہے وہ اپنی جان، مال، نفس اور ہر چیز کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ چاہے وہ جنگ کے میدان والا جہاد ہو یا علمی اور دین کو پھیلانے والا۔ جن کی نظریں جنّت پر لگی ہیں وہی اللہ کی خاطر کام کرینگے۔ ہم سب کو اللہ سے محبت ہے تو اس کا ثبوت دیں۔ کیا ہم اللہ سے ملنے کے لئے تیار ہیں؟

جب ہم گاڑی چلاتے ہیں تو نظریں کہاں ہوتی ہیں؟ کیا صرف بونٹ کی طرف دیکھیں گے؟

نہیں ہم آگے اور دور تک دیکھتے ہیں۔ کیا اپنے آپ میں گُم ہیں؟

جو بہت قریب دیکھتے ہیں وہ اپنے آپ میں گم ہیں۔ جو بہت دُور دیکھتے ہیں وہ تصّوراتی لوگ ہیں۔

اللہ ہم سے توازن چاہتے ہیں۔ کیا آپ دُنیا خریدنا چاہتے ہیں یا آخرت کے خریدار ہیں؟

سب سے پہلی لڑائی تو اپنے آپ سے لڑنی پڑتی ہے۔ آپ کو فجر کے لئے اُٹھنا پڑتا ہے۔ جو فجر کے لئے اُٹھے گا وہی جہاد کے لئے نکلے گا۔ جب تک نمازوں میں اللہ کی محبت نہیں ہوگی وہ اللہ کے لئے جان کیسے دے سکتے ہیں؟

اللہ کو منانا اور خوش رکھنا تو بہت آسان ہے۔ آپ اللہ کے لئے نکلیں۔ اللہ کو خوش کرنے سے دُنیا بھی آسان ہو جاتی ہے۔ حدیث رسولؐ ہے کہ "جہاد اسلام کی چوٹی ہے۔" مثلاً سب سے پہلے بنیادیں، جتنی مضبوط ہوگی اُتنی ہی عمارت مضبوط۔ پھر اگلے سارے فلور۔ اگلی منزلیں۔

جڑ اور بنیاد ہے لا الہ الا اللہ۔ پھر اگلی ساری منزلیں اسلام کی دوسری عبادات۔

جب بنیاد مضبوط ہو گی تو پھر جان دینا آسان ہو گا۔ جہاد تو ٹاپ فلور ہے۔ بہت آخر میں آئے گا۔

نقطۂ آغاز تو قلم پکڑنے اور علم حاصل کرنے سے ہے؛ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

اپنے بچوں کی تربیت کیسے کر رہے ہیں؟ آج کی مائیں کیسی نسل کو پروان چڑھا رہی ہیں؟

آپ کیسی ماں ہیں؟ اپنا جائزہ لیں۔

جہاد فی سبیل اللہ سے پہلے تربیت اور ٹریننگ کے مرحلے آتے ہیں۔

ہم سب کو اپنے آپ سے کچھ سوال پوچھنے ہیں؟ کیا ہم دین کا کام، علم حاصل کرنے کا کام، قرآن سیکھنے کا کام، صرف اللہ کی خاطر کر رہے ہیں؟ ہمیں زندگی کا مقصد سمجھ آجائے گا۔

ہم کتنی خوشی سے یہ کام کر رہے ہیں؟ ہم کتنے سنجیدہ ہیں؟ کیا ہم وقت پر پہنچتے ہیں؟

دُشمن ہمارے کمزور لمحات دیکھے گا۔ اپنا جائزہ لیں کہ ہمارے weak points کونسے ہیں؟

اللہ کی راہ میں نکلیں گے تو کیا ہو گا؟ دو صورتیں ہی ہو نگی؛۔۔۔۔ "اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے اور شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے (۷۴)"

اللہ کے راستے میں نکلیں تو انسان کامیاب ہو گیا۔ جیت گئے تو فتح ہار گئے تو جنّت۔ دونوں صورتوں میں آخرت کا ثواب پکّا۔

ہمارے گھر سے نکلتے ہی ثواب پکّا۔ اللہ فوراً اِجر دیتا ہے۔ بڑھا چڑھا کر اَجر دیتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ ﴿۷۵﴾ اور تمھارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے (غیب سے) کسی دوست کو کھڑا کیجئیے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے (غیب سے) کسی حامی کو بھیجئے (۷۵)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ: ض ع ف، کمزور۔ مغلوب۔

مسلمانوں کو یاد کروایا جارہاہے۔ مکّہ کے اندر تم پر ظلم ہوتے تھے۔کچھ ایمان والے پیچھے رہ گئے۔ ہجرت نہیں کرپائے۔ آج کے دور میں دیکھ لیں مسلمانوں پر کہاں کہاں ظلم ہورہے ہیں؟ جب تک دین غالب نہیں کرینگے اسلام نہیں پھیلے گا۔ اگر ہم قرآن کو عام کر دیں۔ تو دین پھیل جائے گا۔

یاد رکھیں کفر ختم کرنا ہے۔ کافر نہیں۔

کفر قلم سے ختم ہو گا۔ اسلام کی دعوت دیں۔ اسلام کا غلبہ ایسے ہی ہو گا جب ہم دین کو پھیلائیں گے۔

عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی۔

ایک بچّے کی خوبصورت کہانی۔ 11 سال کا لڑکا اپنے باپ کے ساتھ دین اسلام کی دعوت کا کام کرتا ہے۔ ایک دِن باپ بیمار ہو گیا۔ لڑکا اکیلا دین اسلام کی دعوت کے کام کے لئے نکل گیا۔

وہ" سبیل الجنّہ " کی کتابیں لوگوں کو دیتا ہے۔ لوگوں سے کہتا ہے کہ آپ کا رَبّ آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔ آپ اپنے رَبّ کے دین کی طرف آئیں۔ ایک بوڑھی عورت اس پیغام کو سُن کر کتاب لے کر پڑھتی ہے۔ وہ اُن دنوں بہت تنہا ہوتی ہے۔ اور خودکشی کا سوچ رہی ہوتی ہے۔

جمعے کے دِن اُس معصوم داعی لڑکے کے باپ نے مسجد میں جماعت کے بعد پوچھا کہ کسی نے کوئی سوال کرنا ہے؟

وہ عورت کھڑی ہو کر کہتی ہے کہ آپ سب مجھے نہیں جانتے لیکن پچھلے جمعے کو میں خودکشی کرنے ہی والی تھی کہ کسی نے دروازے پر دستک دی اور مجھے یہ ایک کتاب دی۔ اُس لڑکے کی مسکراہٹ انتہائی خوبصورت تھی۔ اُس لڑکے نے کہا کہ آپ کا رَبّ آپ سے بہت محبت کرتا ہے یہ کتاب جنّت کا راستہ ضرور پڑھیئے۔ میں بہت تنہا اور ڈیپریشن میں تھی۔ میں جہنم کا ایندھن بننے ہی والی تھی اُس کتاب کے آخری صفحے پر اِس اسلامک سینٹر کا پتا درج تھا۔ میں یہاں آگئی اور اسلام قبول کر لیا۔ میں خاص طور پر اُس ننھے داعی کی شکرگزار ہوں جو میری ہدایت کا ذریعہ بنا۔ مسجد میں ہر آنکھ نم ہو گئی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں گونجنے لگیں۔

امامِ مسجد منبر سے نیچے اُترے۔ سامنے والی صف میں اُن کا ننھا داعی بیٹا بیٹھا ہؤا تھا۔ انہوں نے روتے ہوئے اُسے سینے سے لگا لیا۔ اور بولے کہ بیٹے تم سچ میں داعی اور مجاہد ہو۔ مسجد میں بیٹھا ہر شخص سوچ رہا تھا کاش یہ اُن کا بیٹا ہوتا۔

ہم نے اپنے بچوں کو کیا بنا دیا؟ آج نبیؐ کی اُمّت ایک بھیڑ ہے۔ ہم نبیؐ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم اللہ کو کیا جواب دینگے؟

دُعا کریں کہ ہم لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنیں۔ اللہ کرے ہماری آنے والی نسلیں ہمارے لئے صدقۂ جاریہ ہوں۔ آمین